



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعوت کے لیے کچھ دعاۃ تعلیم و تربیت کے اسلوب کو اختیار کرتے ہیں! جب کہ کچھ لوگ عام لوگوں کے مجموعوں میں وعظ و نصیحت اور تقریر کے انداز کو اختیار کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ دعوت کے لیے کون سا اسلوب زیادہ کامیاب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

میری رائے میں دعوت کے یہ مختلف اسلوب بھی بندوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمت ہیں کہ مثلاً ایک شخص واعظ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے قدرت کلام اور بیان و تاثیر سے نوازا ہے تو اس کے لیے وعظ کے اسلوب کو اختیار کرنا ہی زیادہ موزوں ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے اسے قدرت کلام اور بیان و تاثیر سے نوازا ہے تو اس کے لیے وعظ کے اسلوب کو اختیار کرنا ہی زیادہ موزوں ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے نرمی و اشدت کی اور ایسی لطافت سے نوازا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ اس طرح کے داعی کا اسلوب پہلے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے خصوصاً جب کہ وہ بات اچھے طریقے سے نہ کر سکتا ہو کیونکہ بعض داعیوں کے پاس علم تو ہوتا ہے لیکن وہ دوسروں سے بات اچھے طریقے سے نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اپنے بندوں میں تقسیم فرما رکھا ہے اس نے درجات میں بعض کو بعض پر سر بلندی عطا فرمائی ہے۔ میری رائے میں ہر انسان کو وہ اسلوب اختیار کرنا چاہیے جس کے سرانجام دینے سے وہ عاجز و قاصر ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے آپ پر اعتماد کرے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے اس طرح اسے جب بھی کوئی مشکل پیش آئے گی وہ اس سے نجات حاصل کر لے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 311

محدث فتویٰ